ھادی القوم فی أحکام الفدیۃ فی الصّوم

المعروف بہ

فدیہ صوم کے احکام

تالیف
صاحبزادہ پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان
[رمضان کریم ۱۴۴۴ھ]

ھادی القوم فی أحکام الفدیۃ فی الصّوم

فدیۂ صوم (روزہ کا فدیہ) کے احکام

تمہید

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔ والعاقبۃ للمتّقین۔ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا محمّد خاتم الأنبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین، أمّا بعد:

برادرانِ اسلام! آغازِ رمضان میں بعض احباب نے فدیہ کے متعلق استفسار کیا تو انھیں زبانی جواب دے دیا گیا۔لیکن بعد ازاں دیکھنے میں آیا کہ کچھ لوگ، فدیہ کے حوالے سے، غلط فہمی کا شکار ہیں۔ان کا خیال ہے کہ جو شخص بھی مریض ہو، وہ روزہ ترک کر سکتا اوراس کا فدیہ ادا کرسکتا ہے۔جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔چنانچہ زیرِنظر رسالہ میں، فدیہ کے احکام بیان کیے گئے ہیں اور واضح کیا گیا ہے کہ فدیۂ صوم ادا کرنے کی اجازت، بوڑھے مرد عورت اور ایسے مریض کے لئے ہے جو اِن کے حکم میں ہو۔

مالک الملک جل شانہ، خاکسار کی اس سعی کو حسنِ قبول سے نوازے۔نیز اس کو ذریعۂ ہدایت اور باعثِ مغفرت بنائے۔واللّٰہ أسأل أن یتقبل منی ھذا الجھد المتواضع، وأن یجعلہ خالصا لوجھہ الکریم، وأن یجعلہ فی میزان حسناتی یوم الدّین، وأن ینفع بہ الإسلام والمسلمین۔

راقم الحروف

خاکسار ابوالحسن واحد رضوی کان اللّٰہ لہ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان

رمضان کریم ۱۴۴۴ھ

فصل (۱) فدیۂ صوم (روزہ کا فدیہ) کا مفہوم

فدیہ: سے مراد ہے: وہ معاوضہ جو انسان کسی مکروہ (تکلیف دہ) سے نجات حاصل کرنے کے لئے ادا کرے۔ علاّمہ میر سید شریف جرجانی قدس سرہ کے مطابق:

الفداء: البدل الذی یتخلص به المکلف عن مکروہ توجه إلیه۔ [التعریفات ۱۲۰:]

ترجمہ: فدا (فدیہ) سے مراد : وہ بدل (معاوضہ) ہے جس کے ذریعے مکلف (انسان) کسی مکروہ (تکلیف دہ) چیز سے نجات حاصل کرے۔

فدیۂ صوم (روزہ کا فدیہ) یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ [البقرہ: ۱۸۴]

ترجمہ :اور جنھیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت صدرالافاضل قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

"جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو، اس کو "شیخِ فانی" کہتے ہیں۔ اس کے لئے جائز ہے کہ افطار کرے۔ اور ہر روزے کے بدلے صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا، یا اس سے دونے جَو، یا اس کی قیمت بطورِ فدیہ دے "۔ [خزائن العرفان: ۴۰]

والدِ گرامی حضور ریاض الملّت قدس سرہ لکھتے ہیں:

" جو کمزور، نہایت بوڑھے مرد، عورت ایسے ہوں جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو نصف

صاع یعنی سوا دو سیر گندم دے دیں۔اور جو اس سے زیادہ دے، وہ اس کے لئے اور زیادہ بہتر ہے‘‘۔[تفسیر ریاض القرآن]

درج بالا آیتِ کریمہ کی روشنی میں، فدیہ کی اجازت، صرف اُن مردوں یا عورتوں کو ہے جو بہت بوڑھے ہو گئے ہوں اور روزہ رکھنے سے عاجز ہوں۔اور یہ عجز ہمیشہ کے لئے ہو۔ یا ایسی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہوں جس کے باعث روزہ رکھنے سے ہمیشہ کے لئے عاجز ہو گئے ہوں۔

کتبِ فقہ میں، بوڑھے مرد کے لئے ’’شیخ فانی‘‘ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ہم اس اصطلاح کی مزید وضاحت کرتے ہیں تاہم پہلے ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ وہ یہ کہ آج کل بہ سببِ قلّتِ علم، اکثر لوگ یہ سمجھنا شروع ہو گئے ہیں کہ ہر مریض، روزہ ترک کر کے، اس کا فدیہ ادا کر سکتا ہے، یہ محض غلط ہے۔ فدیہ صرف شیخ فانی یعنی بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت ادا کر سکتے ہیں۔ یا ایسے مریض، جو انھی کے حکم میں ہوں۔

اعلیٰ حضرت [قدس سرہ] ایک استفتاء کے جواب میں، اس غلط فہمی کا ازالہ، یوں کرتے ہیں:

> ’’بعض جاہلوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ روزہ کا فدیہ، ہر شخص کے لئے جائز ہے، جبکہ روزے میں اسے کچھ تکلیف ہو، ایسا ہرگز نہیں، فدیہ صرف ’’شیخ فانی‘‘ کے لئے رکھا ہے۔ جو بہ سبب پیرانہ سالی، حقیقۃً روزہ کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ نہ آئندہ طاقت کی امید کہ عمر جتنی بڑھے گی ضُعف بڑھے گا۔اُس کے لئے فدیہ کا حکم ہے۔اور جو شخص روزہ خود رکھ سکتا ہو اور ایسا مریض نہیں جس کے مرض کو روزہ مضر ہو، اس پر خود روزہ رکھنا فرض ہے اگرچہ تکلیف ہو۔ بھوک پیاس، گرمی خشکی کی تکلیف تو گویا لازمِ روزہ ہے اور اسی حکمت کے لئے روزہ کا حکم فرمایا گیا ہے۔اس کے ڈر سے اگر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہو تو معاذ اللہ! روزے کا حکم ہی بیکار و معطل ہو جائے‘‘۔
>
> [فتاویٰ رضویہ:۱۰]

اس اقتباس کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اصطلاح ’’شیخ فانی‘‘ کی مزید

وضاحت کی جائے، چنانچہ آئندہ فصل میں اس کی صراحت کی جاتی ہے۔

فصل (۲) شیخ فانی کی تعریف

''شیخ فانی'' کے متعلق۔علماء وفقہاء کی بیان کردہ، فقہی تعریفات وتوضیحات، ذیل میں ملاحظہ ہوں!

(۱) علامہ ابن نجیم مصری قدس سرہ کے نزدیک: ''شیخ فانی'' وہ ہوتا ہے جو روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہو، یہاں تک کہ یہ کمزوری اس کی موت کا باعث بن جائے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

وھو الذی کل یوم فی نقص إلی أن یموت۔

[البحر الرائق، المجلد الثانی: ۵۰۱]

(۲) شرح نقایہ میں ہے:

(شیخ فانٍ) سُمّی بہ لقربہ الی الفناء او لانّہ فنیتْ قوّتہ" (فتح باب العنایہ بشرح النقایہ، کتاب الصوم، فصل فیما یفسد الصوم وفیما لا یفسدہ، ج 1، ص 582)

ترجمہ: شیخِ فانی، ''فانی'' سے اس لئے موسوم ہے کہ وہ فناء کے قریب ہوتا ہے یا اس لئے کہ اس کی قوت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

(۳) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں [قدس سرہ] ارقام فرماتے ہیں:

''شیخ فانی کی عمر اَسّی یا نوّے سال لکھی ہے اور حقیقۃً بنائے حکم اس کی حالت پر ہے۔ اگر سو برس کا بوڑھا روزہ پر قادر ہے، ''شیخ فانی'' نہیں۔ اور اگر وہ ستر برس میں بوجہِ ضُعف بینہ بڑھاپے سے ایسا زار ونزار ہو جائے کہ روزہ کی طاقت نہ رہے تو شیخ فانی ہے۔ غرض شیخ فانی وہ ہے، جسے بڑھاپے نے ایسا ضعیف کر دیا ہو۔ اور جب اس ضعف کی علّت بڑھاپا ہوگا تو اس کے زوال کی امید نہیں، اُسے روزے کے عوض فدیہ کا حکم ہے''۔ [فتاویٰ رضویہ، جلد دہم]

(۳) حضرت مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ لکھتے ہیں:
شیخ فانی: یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو۔ یعنی نہ اَب رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا۔ [بہارشریعت]
(۴) والدِ گرامی حضور ریاض الملّت قدس سرہ لکھتے ہیں:
شیخِ فانی: وہ ہوتا ہے جو بوڑھا ہوجانے کی وجہ سے روزہ رکھنے کے قابل نہیں ہوتا۔ [جواہر الصیام مشمولہ نسیم شریعت]

فصل (۳) فدیۂ صوم کے احکام

(۱) شیخ فانی، روزے کے بجائے، ہر روز صدقۂ فطر کا اندازہ، فدیہ ادا کرے۔
[جواہر الصیام]
(۲) ایسے ہر آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ اور اس کو لازم ہے کہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلائے۔ یا ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دے دیا کرے۔ [درمختار، بہارشریعت، ریاض شریعت]
(۳) اگر فدیہ دینے کے بعد، روزہ رکھنے کی قوت آ گئی تو روزہ واجب ہوگا۔
[خزائن العرفان]

جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ولو قدر على الصيام بعد ما فدى بطل حكم الفداء الذي فداه حتى يجب عليه الصوم هكذا في النهاية۔
(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار، ج1:، ص228:، دار الفكر)

ترجمہ: اگر فدیہ ادا کرنے کے بعد روزے پر قادر ہو گیا تو فدیہ کا حکم باطل ہوجائے گا۔ یہاں تک کہ اس پر روزہ رکھنا واجب ہوگا۔ النھایہ میں اسی طرح ہے۔

(۴) اگر ''شیخ فانی'' نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ اور اپنے عفو تقصیر کی دعا کرتا رہے۔ [خزائن العرفان]

(۴) یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دیدے۔ یا آخر میں دے۔ اوراس میں تملیک شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے۔[بہارشریعت]

(۵) یہ بھی ضروری نہیں کہ جتنے فدیئے ہوں، اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیہ، دے سکتے ہیں۔[درمختار، بہارشریعت]

(۶) ''شیخ فانی'' اپنی حیات میں روزہ کا فدیہ دے گا اور وہ کافی ہوگا۔اگر زندگی میں عجز زائل ہوکر قوت نہ آجائے۔[فتاویٰ رضویہ]

(۷) شیخ فانی پر روزہ کا فدیہ حیات میں دینا واجب ہے اگر قادر ہو، بعدِ مرگ وجوب نہیں، جب تک اپنے مال میں وصیت نہ کرے۔[فتاویٰ رضویہ]

(۸) زندگی میں فدیہ صوم، شیخ فانی پر، اس کے کل مال میں ہے۔اور بعدِ مرگ بے وصیت، بے اجازتِ ورثہ، ثلث سے زائد میں نافذ نہ ہوگی۔[فتاویٰ رضویہ]

فصل (۴) فدیۂ صوم کے مصارف

اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے فدیہ کے مستحق کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب میں تحریر فرمایا:

''مصرف اس کا، مثل مصرف صدقۂ فطر و کفارۂ یمین وسائر کفارات و صدقات واجبہ ہے۔ بلکہ کسی ہاشمی مثلاً شیخ علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے۔غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو نہیں دے سکتے۔کافر کو نہیں دے سکتے۔ جو صاحبِ فدیہ کی اولاد میں جیسے: بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی۔ یا صاحبِ فدیہ جس کی اولاد میں ہے جیسے: ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، انھیں نہیں دے سکتے۔اور اَقربا مثلاً: بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، ان کو دے سکتے ہیں، جبکہ اور موانع نہ ہوں۔ یونھی نوکروں کو جب اجرت میں محسوب نہ کریں''۔[فتاویٰ رضویہ]

فصل (۵) فدیۂ صوم کی مقدار

فدیۂ صوم کی مقدار، وہی ہے۔جو صدقۂ فطر کی ہے۔صدقۂ فطر کی کم از کم مقدار

دو کلو آٹا کے حساب سے امسال 320 روپے فی کس ہے۔ جس سے فدیہ کی مجموعی رقم 9600 روپے بنتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص دیگر اجناس یعنی جو، کھجور اور کشمش کے حساب سے ادا کرنا چاہے تو ادا کرتے وقت، بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے مطابق ادا کرے۔

قارئین کرام!

درج بالا تفصیلات سے یہ مسئلہ واضح ہوگیا ہے کہ فدیۂ صوم، شیخِ فانی، بوڑھی عورت اور ایسے مریض کے لئے ہے، جو اِن کے حکم میں ہو۔ عام مریض کے لئے اس کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے شرعی حکم یہی ہے کہ جب صحت یاب ہوجائے، روزوں کی قضا کرے۔

واللہ تعالیٰ وبإعطائه رسوله الأعلیٰ أعلم بحقيقة الأحوال والأحكام۔

تمت الرّسالة بحمد الله تعالىٰ، وصلى الله تعالیٰ علیٰ حبيبه سيدنا ومأوانا وملجأنا وقدوتنا ومولانا محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعين۔

راقم الحروف

خاکسار ابو الحسن واحد رضوی کان اللہ لہ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک

۱۳/ رمضان کریم ۱۴۴۴ھ